https://www.afkareislami.com

بَكَاهُمْ، وَ لَا يُجِيْبُوْنَ مَنْ دَعَاهُمْ.

فَاحْذَرُوا الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا غَدَّارَةٌ غَرَّارَةٌ خَدُوْعٌ، مُعْطِيَةٌ مَّنُوْعٌ، مُلْبِسَةٌ نَزُوْعٌ، لَا يَدُوْمُ رَخَآؤُهَا، وَ لَا يَنْقَضِيْ عَنَآؤُهَا، وَ لَا يَرْكُدُ بَلَآؤُهَا.

[مِنْهَا فِيْ صِفَةِ الزُّهَّادِ]

كَانُوْا قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِهَا، فَكَانُوْا فِيْهَا كَمَنْ لَّيْسَ مِنْهَا، عَمِلُوْا فِيْهَا بِمَا يُبْصِرُوْنَ، وَ بَادَرُوْا فِيْهَا مَا يَحْذَرُوْنَ، تَقَلَّبُ اَبْدَانُهُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ، يَرَوْنَ اَهْلَ الدُّنْيَا يُعَظِّمُوْنَ مَوْتَ اَجْسَادِهِمْ وَ هُمْ اَشَدُّ اِعْظَامًا لِّمَوْتِ قُلُوْبِ اَحْيَآئِهِمْ.

-----☆☆-----

(۲۲۸) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خَطَبَهَا بِذِيْ قَارٍ وَّ هُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلَى الْبَصْرَةِ، ذَكَرَهَا الْوَاقِدِيُّ فِيْ كِتَابِ الْجَمَلِ.

فَصَدَعَ بِمَآ اُمِرَ بِهٖ، وَ بَلَّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهٖ، فَلَمَّ اللّٰهُ بِهِ الصَّدْعَ، وَ رَتَقَ بِهِ الْفَتْقَ، وَ اَلَّفَ بِهِ الشَّمْلَ بَيْنَ ذَوِي الْاَرْحَامِ، بَعْدَ الْعَدَاوَةِ الْوَاغِرَةِ فِي الصُّدُوْرِ، وَ الضَّغَآئِنِ الْقَادِحَةِ فِي الْقُلُوْبِ.

(۲۲۹) وَمِنْ كَلَامٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَلَّمَ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ وَ هُوَ مِنْ شِيْعَتِهٖ، وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلَيْهِ فِيْ خِلَافَتِهٖ

اور جو پکارے اُسے جواب نہیں دیتے۔

اس دنیا سے ڈرو کہ یہ غدار، دھوکہ باز اور فریب کار ہے، دینے والی (اور پھر) لے لینے والی ہے، لباس پہنانے والی (اور پھر) اتروا لینے والی ہے۔ اس کی آسائشیں ہمیشہ نہیں رہتیں، نہ اس کی سختیاں ختم ہوتی ہیں اور نہ اسکی مصیبتیں تھمتی ہیں۔

[اس خطبہ کا یہ حصہ زاہدوں کے اوصاف میں ہے]

وہ ایسے لوگ تھے جو اہل دنیا میں سے تھے مگر (حقیقتاً) دنیا والے نہ تھے۔ وہ دنیا میں اس طرح رہے کہ گویا دنیا سے نہ ہوں۔ اُن کا عمل ان چیزوں پر ہے جنہیں خوب جانے پہچانے ہوئے ہیں اور جس چیز سے خائف ہیں اُس سے بچنے کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ اُن کے جسم گویا اہل آخرت کے مجمع میں گردش کر رہے ہیں۔ وہ اہل دنیا کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی جسمانی موت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور وہ ان اشخاص کے حال کو زیادہ اندوہناک سمجھتے ہیں جو زندہ ہیں مگر اُن کے دل مردہ ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲۸)

امیر المومنین علیہ السلام نے بصرہ کی طرف جاتے ہوئے مقام ذی قار میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا واقدی نے کتاب الجمل میں ذکر کیا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو حکم تھا اُسے آپؐ نے کھول کر بیان کر دیا اور اللہ کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اللہ نے آپؐ کے ذریعہ بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی کی، سینوں میں بھری ہوئی سخت عداوتوں اور دلوں میں بھڑک اٹھنے والے کینوں کے بعد خویش و اقارب کو آپس میں شیر و شکر کر دیا۔

خطبہ (۲۲۹)

عبد اللہ ابن زمعہ جو آپؑ کی جماعت میں محسوب ہوتا تھا آپؑ کے زمانہ خلافت میں کچھ مال طلب کرنے کیلئے حضرتؑ کے پاس آیا تو آپؑ نے